AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

خواجہ محمد یار فریدیؒ کی نگاہِ حق میں مقامِ مُرشد

ڈاکٹر عصمت اللہ شاہ

اسسٹنٹ پروفیسر، شعبہ سرائیکی، گورنمنٹ ایس ای گریجویٹ کالج، بہاول پور

ڈاکٹر محمد ابو بکر

انڈی پنڈنٹ سکالر، بہاول پور

Abstract:
This paper explores the spiritual and literary reflections of Khawaja Yar Muhammad Fareedi, a devoted disciple of Khawaja Ghulam Farid, focusing on his unique perception of the Murshid in the Sufi tradition. Rooted in the Chishti and Qadiri orders of South Punjab, Khawaja Yar Muhammad's poetry and writings reveal a deep reverence for the Murshid as the embodiment of divine light and the essential guide on the path to spiritual realization. The article examines how his vision of the Murshid transcends conventional devotion and evolves into a metaphysical understanding of unity, love, and annihilation in the beloved. Through textual analysis and historical context, this study highlights the centrality of the Murshid in Khawaja Yar Muhammad's thought and offers insight into the disciple-master relationship in classical Sufi discourse.

Keywords:
Khawaja Yar Muhammad Fareedi, Khawaja Ghulam Farid, Murshid, Sufism, South Punjab, Spiritual Master, Sufi Poetry, Tawheed, Ishq, Fana, Mystical Devotion.

تصوف میں باطن کی اصلاح یا تذکیہ ٔنفس، سلوک کی پہلی منزل ہے اور اس منزل تک پہنچنے کے لیے شیخِ طریقت یا مُرشد کا وسیلہ نہایت ضروری ہے۔ شیخِ کامل کی صحبتِ مسلسل اور نظرِ ارادت کے طفیل ہی سالک حصولِ تذکیہ ٔنفس کے بعد شعورِ مطلق کی طرف قدم بڑھاتا ہے اور یوں شیخِ طریقت کی زیرِ نگرانی اُس کا تلاشِ حق کی ریاضت کا سفر شروع ہوتا ہے۔(۱) خواجہ محمد یار فریدیؒ اس حوالے سے بہت خوش قسمت ٹھہرے کہ شعور کی پہلی سیڑھی پر قدم رکھتے ہی اُنہیں برِ صغیر کی مقبول ترین سلسلہ ٔعالیہ چشتیہ نظامیہ سے متعلق ایک ایسے ولیِ کامل کے دستِ مبارک پر بیعت کا شرف حاصل ہوا جو حقیقتاً مرشدِ کامل کے تمام اوصاف سے مزّین تھے اور یوں آسمانِ چشت کے مہ کامل فریدؒ الدین مسعود گنج شکر سے روحانی نسبت کی بنا پر خورشیدِ عالم سے غلام فرید الدین کہلانے والے سلطان العاشقین کے منصب پر متمکن اس صاحبِ بصیرت بُزرگ کی نگاہِ التفات کا مرکز بننے کی سعادت عمر بھر اُن کے ساتھ رہی۔ مُرشد نے پردہ فرمانے سے پہلے اپنے بیٹے خواجہ محمد بخش نازک کریم کو وصیت فرمائی کہ :

(نازک! اس بچے کا خیال رکھنا۔ جس طرح اس بچے کا نام عجب ہے اُسی طرح اس کے کام بھی عجوبہ ہوں گے۔"(۲"

خواجہ محمد یار فریدی نے خواجہ غلام فریدؒ کے ہاں مدرسہ واقع چاچڑاں میں ۱۹۰۰ء میں سندِ فراغت حاصل کی۔ مگر وہیں مقیم رہے۔ جولائی ۱۹۰۱ء میں خواجہ غلام فریدؒ نے وفات پائی تب بھی وہیں قیام رہا۔ اور خواجہ غلام فریدؒ کے وصال کے دس سال بعد تک اسی درس گاہ سے منسلک رہے بلکہ خواجہ غلام فریدؒ کے صاحبزادے اور مسند نشین (خواجہ محمد بخش نازک کریم اور اُن کے پوتے خواجہ معین الدین کی درگاہ میں بھی رہے۔(۳

خواجہ محمد یار فریدی کے دیوان (دیوانِ محمدی) کا سب سے بڑا موضوع عشق ہے اور اس میں مُرشد کا عشق غالب ہے۔ یہ مرشد کا فیضانِ نظر ہی تھا جس کی بدولت خواجہ محمد یار فریدی نے سلوک کی منازل طے کیں اور عزت و شہرت کی بلندیوں پر پہنچے۔ ایک مرید صادق کی حیثیت سے اس حقیقت کا اعتراف جابجا اُن کی شاعری کا موضوع رہا۔ جس کی چند مثالیں پیشِ خدمت ہیں :

اِک نگاہِ فریدؒ کے صدقے
بے گناہ ہو گئے گناہ میں ہم

فریدؒ الدین کی درگاہ کے سگ کی وہ ہیبت ہے
کہ شیروں کو بھی اُس کے سامنے آنا نہیں آتا

کرم کیتا فریدؒ الدین پیارے
گئی مر بُھر اساڈی عار واہ واہ

یہ حقیقت ہے کہ حضرت قبلہ خواجہ محمد یار فریدیؒ کی ساری زندگی مُرشد کی نگاہِ فیض کا کرشمہ ہے۔ مُرشد کامل ہو تو دل کی دُنیا زیروزبر کر کے رکھ دیتا ہے۔ حضرت (قبلہ خواجہ غلام فریدؒ سائیں نے اپنی نگاہِ فیض سے جناب خواجہ محمد یار کو محمد یار فریدی بنا دیا۔(۴

مُرشد سے محبت و عقیدت کے جذبات کو جس طرح خواجہ محمد یار فریدی نے الفاظ کے قالب میں ڈھالا یہ اُنہیں کا خاصہ ہے خاص طور پر جب سرائیکی زبان کی چاشنی اس میں شامل ہوئی تو سونے پہ سُہاگہ ہو گیا یہ شعر دیکھیے:

اساں نال سانول الیسو کہ کائناں
اوہے قول اگلے پلیسو کہ کائناں
ہے اصلوں تے ازلوں ایہ تیڑی تساڈی
ہیں کملی کوں ول گھر وسیسو کہ کائناں
تُساڈی سڈیجاں تے در در مریجاں
کُتی کوں پکڑ بدھ ہلیسو کہ کائناں
میں تک تک تھکی ہاں تھک ہُٹی ہاں
مُٹھی ڈو نگاہیں بھلیسو کہ کائناں

ایک مُرید جب مُرشد کے جب حلقہِ ارادت میں داخل ہوتا ہے تو پھر مُرشد ہی اُس کی تمام تر توجہ اور محبت کا مرکز بن جاتا ہے۔ پھر اُسے ہر طرف مُرشد کا چہرہ ہی دکھائی دیتا ہے جیسے مولانا روم نے فرمایا تھا کہ "کامل مُرشد کا چہرہ رب کی صورت ہوتی ہے جس میں تمام جہانوں کو دیکھا جاسکتا ہے۔" یوں مُرشدِ کامل کی صحبت اور قرب مُرید کو دن بدن نکھارتی چلی جاتی ہے۔ مُرشد کا لمس اُس قرب کا نتیجہ ہوتا ہے جو مُرشد اور مُرید کے درمیان ذہنی ہم آہنگی اور قلبی موانست سے جنم لیتا ہے اس کے لیے مجاہدے کا تسلسل درکار ہے۔ مجاہدہ اگر تعلیماتِ اسلامیہ کی مطابقت کا امتیاز رکھتا ہے تو مُرشد کی ہدایات مُرید کے قلب و نظر میں پاکیزہ خیالی کے فروغ کا ذریعہ بنتی ہے۔(۵) مُرشد سے

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

محبت وعقیدت کا تعلق مُرید کو دنیاداری سے الگ کر کے اللہ کی محبت سے ہمکنار کر دیتا ہے اور مُرشدِ کامل کا قرب مُرید کو وہ فیض عطا کرتا ہے کہ پھر اُسے کسی کی حاجت نہیں رہتی۔ اسی کیفیت کو قبلہ محمد یار فریدی یوں بیان کرتے ہیں :

غیروں کے در پہ جانے کی حاجت نہیں رہی
کافی ہے ہم کو ایک سہارا فریدؒ کا

پھر کسی پیر کی نہیں حاجت
شیخ اکبر کو ہم نے دیکھ لیا
ست صحبت اوپریاں لوکاں
تاں سبز تھیون ول سوکاں
وچ کوٹ شہر لا جھوکاں
ونج کیچ دا پانی بھرڑی

مُرشد سے محبت کا یہ عالم تھا کہ خواجہ محمد یار فریدی کو مُرشد کے وطن کوٹ مٹھن شریف کی گلیاں بھی مکہ اور مدینہ کی گلیوں جیسی دکھائی دیتی تھیں۔ جس کا اظہار وہ یوں کرتے ہیں۔

خدا کو ہم نے دیکھا ہے سدا مٹھن کی گلیوں میں
خدا بے پردہ ہے جلوہ نما مٹھن کی گلیوں میں

بھلا کیوں کوٹ مٹھن کو میں ہر دم یاد رکھتا ہوں
کہ میرا میٹھا میٹھا یار تھا مٹھن کی گلیوں میں

کوٹ مٹھن پاکپتن ہے فرید الدین کا
پاکپتن میں بھی ہے تفسیر میرے پیر کی

ونج ڈیکھ کوٹ شریف کوں، یثرب دے خاص حریف کوں
مظہر لطیف ظریف کوں، نازک نگر اینویں ہوندن

خواجہ محمد یار فریدی وحدت الوجودی مسلک کے حامل صوفی تھے اس لیے اُنہیں ہر جگہ اور ہر چیز میں محبوبِ حقیقی کے جلوے ہی دکھائی دیتے تھے۔ جب اُنہوں نے فنافی المرشد کی سیڑھی پر قدم رکھا تو فریدؒ ہی اُنہیں ہر سمت جلوہ نما دکھائی دیا۔ اُسی یار کی تصویر ہی اُن کی نگاہوں کا مرکز بن گئی جو رات دن اُن کی ہم رکاب رہیں۔ محبوب فریدؒ کے حُسن کی تعریف کے حوالے سے یہ شعر دیکھیے :

اُم الکتاب ہے رُخِ زیبا فریدؒ کا

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

کیاخوب فاتحہ ہے کتابِ مجید کا

تفسیر والضحیٰ ہے تجلی فریدؒ کا
تصویر مصطفیؐ ہے نظارہ فریدؒ کا

محبوب سبھے رکھ ہک پاسے
نازک متوارہ ہک پاسے
نمکین رُخسارہ ہک پاسے
قرآن داپارہ ہک پاسے
ابرو خمدارہ ہک پاسے
تلوار دادھاراہک پاسے

مُرشد کے عشق نے خواجہ محمد یار فریدیؒ کی شخصیت کی تعمیر میں بہت اہم کردار ادا کیا۔ مولانا محمد یار فریدیؒ پیدائشی جوہرِ قابل تھے وہ جب فریدؒ جیسے جوہری کے ہاتھ لگے تو پارس بن گئے اشفاق احمد کے بقول:

خواجہ محمد یار فریدی کے وجود پر، اُس کے غیاب میں، اُس کے حضور میں، اُس کے اپنے زمانے میں، آج کے عہد میں، اُس کے مُرشد کی عطا کا ترشح اس طرح سے" جاری رہے گا۔ یہ جو اُن کی صوفیانہ تعلیمات اور روحانی اقدار اُن کے آداب، گفتار کے قرینے اور اُن کے تجرِ علمی کے نمونے اُن کی شاعری کے آئینے میں نظر آتے ہیں وہ (اکتسابی علوم اور مدرسے کی تربیت کی بنا پر نہیں بلکہ اُس مہکار کی بدولت ہیں جو مُرشد کے لمس سے پیدا ہوئی ہے۔"(٦

خود سپردگی اور وارفتگی جیسی خوبیوں کا حامل ہونا بھی ایک مُریدِ صادق کے لیے نہایت ضروری ہے جب تک مُرشدِ کامل سے جذباتی وابستگی نہیں ہوگی اور مُرشد کی ذات پر کامل یقین نہیں ہوگا اُس وقت تک سلوک کے مراحل طے کرنا ممکن نہیں۔ قبلہ خواجہ محمد یار فریدی ان خوبیوں سے مزّین تھے۔ اس حوالے سے دیوانِ محمدی میں شامل چند شعری ثبوت ملاحظہ فرمائیں:

عبدالفرید ہو کے لباسِ فریدؒ میں
شاہنشہ جہاں بنوں نادار کیوں بنوں

فریدؒ پاک محشر میں مسیحا بن کے نکلیں گے
مریضانِ محبت کا مداوا بن کے نکلیں گے

ایہو فرد ڈِہدیں فرید الدین کوں
فقط تیڈی سِک بُکھ لہیندے محمدؐ

AL-AASAR Journal
Quarterly Research Journal
www. al-aasar.com

Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

شیخِ حقیقت پیرِ طریقت
ابن العربی جوڑ تاں توں ہک تھیویں

کامل پیر تے رکھ کر تکیہ
ڑُموریں دی ٹور تاں توں ہک تھیویں

جسمہارا جان مولانا فریدؒ
جان راجانان مولانا فریدؒ
معجزہِ فرقان مولانا فریدؒ
معنیٔ قرآن مولانا فریدؒ

گہے فردم گہے عبد الفریدم
گہے بندہ گہے بندہ نوازے

مُرشد کی محبت کا یہ عالم تھا کہ خواجہ محمد یار فریدیؒ، فریدی رنگ میں ڈھلتے چلے گئے۔ یہی فریدی رنگ اُن کی شخصیت اور شاعری میں بھی جابجا نظر آتا ہے۔ اس کے علاوہ اُنہوں نے خواجہ صاحب سے شعر وبیان کی اصلاح بھی لی یہی وجہ ہے کہ محمد یار فریدی کے کئی شعر خواجہ صاحب سے منسوب ہو کر زبانِ زد عام وخاص ہیں۔(۷) خواجہ غلام فریدؒ کی شاعری کا رنگ بھی دیوانِ محمدی میں جابجا دیکھا جا سکتا ہے۔ مثال کے طور پر یہ شعر دیکھیے:

فقہ، اصول، عقائد ٹھپ رکھ
متن، متون، فوائد ٹھپ رکھ
نقل، نقول، عقائد ٹھپ رکھ
ہک جانے چنگے مندے نوں

ہر صورت وچ اظہار ڈِٹھم
کُل خار کوں گُل گلزار ڈِٹھم
کتھ عقرب تے کتھ دُور ڈِٹھم
کتھ نور ڈِٹھم کتھ نار ڈِٹھم

پندھ کر کرتے مِل پیوسے
جتھ کوٹ مٹھن دی ٹھوہے

AL-AASAR Journal
Quarterly *Research Journal*
www. al-aasar.com
Vol. 2, No. 1 (2025)
Online ISSN: 3006-693X
Print ISSN: 3006-6921

گئی تقلید تے آئی تحقیقے
تھی مالک توحید اے
قسم فرید اے

راہِ سلوک میں فنافی المرشد کی منزل پر پہنچ کر سالک فنافی الرُسولؐ سے ہوتا ہوا فنافی اللہ کی جانب گامزن ہو جاتا ہے اس لیے مُرشد کی حیثیت تصوف میں ریڑھ کی ہڈی کی سی ہے جس کے بغیر سلوک کی منازل طے ہونا ناممکن ہیں۔ کامل مُرشد ہی مُرید کو دنیاوی آلائشوں سے پاک کر کے ایک سچے اور کھرے انسان کے روپ میں اُس کی شخصیت کی تعمیر کرتے ہوئے اُسے اُنگلی پکڑ کر اگلی راہوں کی طرف لے جاتا ہے۔ اس کے لیے وظیفہِ محبت پہلا اور مرکزی جذبہ ہے جو سالک کے دل میں مخلوقِ خدا کی خدمت اور خاکساری اور انکساری جیسی خوبیوں کو اُبھارتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ صوفی ہمیشہ امن ومحبت، رواداری، مذہبی ہم آہنگی اور بھائی چارے جیسی خوبیوں کی عملی تفسیر رہے اور ساری زندگی اسی کا پرچار کرتے رہے۔ خاص طور پر سلسلہ چشتیہ سے متعلق بُزرگانِ دین نے ہمیشہ اپنے مُریدوں کو امن و آشتی کا درس دیا اور اُن کے دِلوں میں محبت کی ایسی جوت جگائی جس کی کرنیں آج بھی برِ صغیر کے طول وارض کو منور کرنے میں اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔

:حوالہ جات

۱۔ نعمان نیر کُلاچوی، عشق کی سائنس، فیکٹ پبلی کیشنز، لاہور، س ن، ص:۴۶

۲۔ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، بہارِ چشت، خواجہ محمد یار ٹرسٹ، پاکستان، ۲۰۱۳ء، ص:۱۶۵

۳۔ ایضاً، ص:۱۶۳

۴۔ بشریٰ رحمان، مضمون مشمولہ، دیوانِ محمدی، حضرت خواجہ محمد یار فریدی، جھوک پبلشرز، ملتان، ۲۰۱۶ء، ص:۲۹

۵۔ ڈاکٹر محمد اسحاق قریشی، بہارِ چشت، خواجہ محمد یار ٹرسٹ، پاکستان، ۲۰۱۳ء، ص:۲۴۸

۶۔ اشفاق احمد، مضمون مشمولہ، کنارِ یار، تالیف خواجہ غلام قطب الدین فریدی، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص:۱۱۹

۷۔ ارشاد احمد عارف، مضمون مشمولہ، کنارِ یار، تالیف خواجہ غلام قطب الدین فریدی، ماورا پبلشرز، لاہور، ۲۰۱۹ء، ص:۱۳۳